اسلام میں تعزیری سزائیں

ترتیب ادارة المباحث الاسلامیة

21اگست 2006ءکوقومی اسمبلی میں ترمیمی بل کے ذریعے حدوداور تعزیرات کوتقسیم کر کے علیحدہ علیحدہ کردیئے گئے جب کہ آرڈی نینس 1979 میں دونوں ایک مجوعہ کی حیثیت رکھتے تھے یعنی جہاں حداً گونہ تھا وہاں اسلام کی تعزیری سزائیں تھیں اب موجودہ بل کے ذریعہ حکومت نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ اسلام میں صرف حدود ہیں تعزیرات تو ہمارا کام ہے لیکن یہ غلط ہے اسلام میں تعزیرات بھی ہیں لہذا متحدہ مجلس عمل کی سب کمیٹی برائے حدود وعائلی قوانین نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ حسب سابق حدوداور تعزیرات کا مجموعہ ایک ہی قانون کے تحت بحال کیا جائے اور اس صورت میں اس قانون کا ایک رعب ہوگا اور فحاشی کے روک تھام کا ذریعہ ہوگا۔ذیل میں ہم اسلامی تعزیرات کے بارے میں تفصیل عرض کرتے ہیں

مطلقاتعزیر کے جواز پردلائل اورمثالیں

(۱)واضربوهن فان اطعنكم فلاتبغوا عليهن سبيلا. اس آیت میں اللہ تعالٰی نے زوجات کے مارنے کوفرمایاواسطے تادیب اور تہدید کے۔احادیث میں بھی منقول ہے کہ اپنی عصا کواپنے اہل خانہ سے نہ اٹھائے۔اور نبی پاک ﷺ کے زمانے میں کسی نے دوسرے کومخنث کہاتو حضور ﷺ نے اس کوتعزیردی اور محیط میں حدیث مرفوع مروی ہے کہ خدارحم کرے اس مرد پرجس نے اپنی عصا وہاں لٹکا رکھا کہ اہل وعیال کونظر آئے اورقوی تر ان احادیث سے بخاری اور مسلم کی حدیث ہے کہ سوائے حدود کے دس کوڑے سے زیادہ نہ مارا جائیں یعنی اس میں تعزیری سزا ثابت ہے۔اور بروایت صحیح ثابت ہے کہ لڑکوں کو مارنے سے جب وہ دس برس کے ہوکرترک صلوٰۃ کریں۔نیزتعزیری سزا کے جواز پرصحابہ کرام کا اجماع ہے اورقیاس یہ ہے کہ افعال شنیعہ میں زجردیناواجب ہے تاکہ بدفعل کی عادت نہ پڑے کہ بتدریج اقبح اورافحش افعال کی نوبت پہنچے۔(بحوالہ غایۃ الاوطارج اص ۴۹۳)وفی الكافی قال عليه الصلوٰة والسلام لاترفع عصاک عن اهلک وروی انه عليه الصلوٰة والسلام عزر رجلا قال لغيره يا محنث وفی المحيط روی عنه عليه الصلوٰة والسلام قال رحم الله امرأ علق سوطه حيث يراه اهله واقوٰی هذه الاحاديث قوله عليه الصلوٰة والسلام لاترفع عصاک عن اهلک وروی انه عليه الصلوٰة والسلام فاضربوهم علٰی تركها بعشر فی الصبيان فهذا دليل شرعية التعزير واجمع الصحابة عليه (مرقاة المفاتيح ج۴ص۱۰۷ باب التعزير)اورکتب فقہ میں اس کی وضاحت ملتی ہے كل مرتكب منكر او موذی مسلم بغير حق بقول اوفعل .ترجمہ:یعنی ہرمرتکب خلاف شرع کوتعزیردیاجائے جومسلمان کوناحق تکلیف دینے والا ہواپنے قول سے یافعل سے اورصاحب الاشباہ والنظائر جومشہورفقیہ ہے تحریرفرماتے

ہیں وکل مرتکب معصیة لاحد فیھا ففیھا التعزیر (الاشباہ والنظائر للعلامة ابن نجیم) ترجمہ: یعنی مرتکب ایسی معصیت ہو جس میں حد نہیں تو اس میں تعزیر واجب ہے اور علامہ حمویؒ اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں قولہ والاصل فی وجوب التعزیر ان ارتکب منکرا او اذیٰ مسلما بقولہ او فعلہ وجب علیہ التعزیر الااذا کان ظاھر الکذب کیا کلب الخ (حموی علی حاشیة الاشباہ والنظائر ج ۲ ص ۷۲) ترجمہ: جو شخص کسی منکر کا ارتکاب کرلے یا کسی مسلمان کو اپنے زبان یا فعل سے تکلیف پہنچائے تو اس پر تعزیر واجب ہے۔

تعزیری سزائیں اور مثالیں

علامہ ابن نجیمؒ نے تعزیری سزاؤں کے متعلق ایک ضابطہ ارقام فرماتے ہیں قولہ وضابطہ التعزیر کل معصیة لیس فیھا حد مقدر ففیہ التعزیر۔ ترجمہ ہر وہ گناہ کا کام جس میں شریعت کی طرف سے حد مقرر نہیں اس میں حاکم مجرم کو تعزیری سزا دے سکتا ہے۔

مثالیں: (۱) ورع بارد پر تعزیر واجب ہوئی کما فی الاشباہ قولہ یعزر علی الورع البارد کتعریف نحو تمرہ

(۲) کسی نے دوسرے سے کہا کہ یا فاسق اے فاسق تو یہ قول بھی قابل تعزیر جرم ہے جیسا کہ قنیہ میں ہے قال لہ یا فاسق ان المراد ان یثبت فسقہ بالبینة لیدفع التعزیر عن نفسہ بینة الخ (احمور عن القنیة ج ۳ ص ۷۴)

(۳) ایک شخص کا دوسرے پر کوئی حق نہیں تھا لیکن مدعی نے اصل مدعی علیہ کو نہ پایا مدعی اپنے جوش انتقام میں آکر مدعی علیہ کے اہلیہ و اولاد کو ظلماً قید میں ڈالا اور ان کو مارا نیز مالی تاوان بھی لے لیا تو اس مدعی کو اس فعل پر تعزیری سزا دی جائے گی کما فی الاشباہ قولہ من لہ دعویٰ علی رجل فلم یحدہ فامسد اھلہ بظلمہ بغیر کفالة فقید وھم وحبسوھم وضربوھم وغرسوھم بدارھم عزر کذا فی الیتیمة الخ (الاشباہ ج ۲ ص ۷۴)

تعزیری سزا کی نوعیت اور مثالیں

علامہ علاؤالدین حصکفیؒ ارقام فرماتے ہیں قولہ ویکون بہ بالحبس وبالصفح علی الاذن وبالکلام العنیف وبنظر القاضی لہ بوجہ عبوس وبشم غیر القذف لمجتبی الخ۔ ترجمہ: تعزیر ہوتی ہے ضرب (مارنے سے) اور مقید کرنے سے اور گردن پر ھپ مارنے سے پشت کی جانب سے اور کان مروڑنے سے اور سخت کلام کرنے سے اور قاضی کے دیکھنے سے ترش رو ہو کر اس کو گالی دینے سے بشرطیکہ گالی قذف کی نہ ہو کذا فی المجتبی، البتہ صاحب مجتبی نے علامہ سرخسیؒ سے نقل کر کے کہا ہے کہ اہل قبلہ کو صفع بالاذن (گردن پر ھپ مارکر) کے سزا سے مستثنیٰ رکھنا مناسب ہے اس لئے کہ یہ ذلت اور استخفاف کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ تعزیر بالقتل بھی جائز ہے جیسا کہ درمختار میں ہے قولہ ویکون التعزیر بالقتل کمن وجد رجلا مع امرأة لاتحل لہ ولو اکرھھا فلہ ورمہ ھدر الخ۔ ترجمہ: اور گاہے تعزیر قتل کر ڈالنے سے ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے کسی مرد کو اس عورت کے ساتھ پایا جو اس کو حلال نہیں یعنی زنا

کرتے پایا مجرد خلوت مراد نہیں اور اگر مرد نے عورت پر جبر کیا ہے تو دیکھنے والے کو قتل اس کا جائز ہے اور خون اس کا باطل ہے اور اسی طرح مرد پر جبر کرنے کا بھی یہی حکم ہے لیکن قول مرد مذکور کا اس شرط سے ہے کہ دیکھنے والا جانتا ہو کہ وہ مرد باز نہ آئے گا شور کرنے اور مارنے سے سوائے ہتھیار کے اور اگر وہ جانے کہ وہ باز رہے گا للکارنے اور مارنے سے تو اس کی تعزیر قتل کرنے سے نہیں کما فی الدر ان کان یعلم انه لا یزجر بصاح وضرب بمادون السلاح ولابان علم انه ینزجر بما ذکر لایکون بالقتل الخ (درمختار بحواله غاية الاوطار ج۴ص ۴۹۵) اور اگر اس صورت میں عورت بھی راضی ہو مرد مذکور سے زنا کرنے میں تو عورت اور مرد دونوں کو قتل کرے چنانچہ علامہ زیلعیؒ نے علامہ ہندوانیؒ کی طرف نسبت کرتے ہوئے لکھا ہے قوله وان كانت المرأة مطاوعة قتلهما كذا اعزاه للزيلعيؒ الخ اسی طرح علامہ زیلعیؒ منیۃ المفتی کے حوالے سے کہ اگر دیکھنے والے کے زوجہ کے ساتھ اجنبی مرد ہو اور زنا کرتا ہو یا اس کی محرم عورت سے زنا کرتا ہو اور وہ دونوں راضی ہوں تو دونوں کو قتل کرے یعنی مرد بھی اور عورت بھی (غایۃ الاوطار ج۴ص ۴۹۶)

شرح وہبانیہ میں ہے اور تعزیر ہوتی ہے مفسد اور موذی کو شہر میں سے نکال دینے سے اور مفسدین کے گھر پر ہجوم کرنے سے اور گھر میں سے نکال دینے سے اور اس کا گھر کرایہ دینے سے اور شراب کو مٹکوں کو توڑ ڈالنے سے۔

(۴) اگر کسی نے کسی شخص کو ناحق مارا اور مضروب نے بھی مارا تو دونوں کو تعزیر دئے جائیں گے چنانچہ اگر وہ شخص باہم گالی دیں گے قاضی کے روبرو تو تعزیر کئے جائیں گے اور گالی دینے سے باہم برابر بسبب بے ادبی کرنے مجلس شرع میں كمافي الدر قوله ضرب غيره بغير حق وضرب المضروب ايضا يعزر ان لما لوتشاتما بين يدى القاضى ولم يتكافا (درمختار بحواله غاية الاوطار ج۲ص۹۷)

تعزیری سزا کے جواز پر ایک اور دلیل

قال ابن عابدين (قوله فی القنية)وفيها عن الروضة ولو امرة غيره بضرب عبده حل للمامور ضربه بخلاف الحر فهذا تنصيص على عدم جواز الضرب وللامر بامره بخلاف المعلم لان المامور يضربه نيابة عن الاب بمصلحة والمعلم يضربه بحكم الملك بتمليك ابيه بمصلحة الولد الخ وهذا اذالم يكن الضرب فاحشا (رد المختار ج۳ص۱۸۹ باب التعزير)

مندرجہ بالا عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ استاد شاگرد کو سزا دینے کا مالک بنادیا گیا جاتا ہے اور طالب علم خود بھی استاد کو تعزیر کا اختیار دیتا ہے اس صورت میں اگر اسی کو ہم بنیاد بنائے تعزیری سزا کے حق کے لئے، کہ حکومت وقت نے ایسے افراد کو سزا تعزیری کا حق دے رکھا ہے جو زنا کی کیس میں ملوث ہو اور گواہ نہ پائے جائے تو ان افراد کو بطور تعزیر سزا دی جاسکتی ہے تاکہ سد الذرائع پر عمل ہو۔ حالیہ پیش شدہ بل میں زنا بالجبر کی سزا تعزیر میں ڈال دی گئی ہے جب کہ اس فحش عمل اور اس کے دواعی کے لئے تعزیری سزائیں ختم کردی گئی ہیں۔ حالانکہ اسلام میں حد زنا کے علاوہ بھی اس فحاشی کو روکنے کے لئے تعزیری سزائیں موجود ہیں حالیہ بل میں اس طرح کوئی دفعہ شامل نہیں۔